# جمہوریت

زر پرستوں کے لیے جنگ برتری جمہوریت
کثرت و قلت کی ہے بازی گری جمہوریت
"دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب"
ظلم و استبداد کی نیلم پری جمہوریت
دین کے ہے بالمقابل اس کا جمہوری نظام
ہے فساد خلق کی غارت گری جمہوریت
جس نے ہے بھٹکایا راہ راست سے انسان کو
بت کدے میں دہر کے وہ "سامری" جمہوریت
جس کی عریانی کا چرچا شہر میں ہر گاؤں میں
ہے صنم کی اک ادائے کافری جمہوریت
شیخ و پنڈت ہوگئے ہیں اسکی زلفوں کے اسیر
ایک چشم نیم وا کی ساحری جمہوریت
جس میں ملتا ہی نہیں ہے حکمرانوں کا سراغ
قہر میں ڈوبی ہوئی ہے قاہری جمہوریت
اس کے دامن میں نہیں ہے خیر کا پہلو کوئی
آدمی پر آدمی کی برتری جمہوریت
اہل عالم کو لڑایا قومیت کے نام پر
دہر میں ابلیس کی فتنہ گری جمہوریت
جس کی ہر اک بات کا معیار دولت کی جھنک
اہل ثروت کی ہے دریوزہ گری جمہوریت
چاپلوسی اور خوشامد جس کے ہیں زریں اصول
آستان کذب کی ہے چاکری جمہوریت
چند برسوں میں بدل لیتی ہے جو خصم کہن

خانہ زاد افرنگ کی وہ چھوکری جمہوریت
جس کی دنیا میں نہیں ہے حق و باطل کی تمیز
گود میں افرنگ کی ہے نازوں ، بھری جمہوریت
جیب میں ہو سیم و زر تو ہاتھ آتی ہے فقط
عہد حاضر کی انوکھی سروری جمہوریت
جلب زر کے ماسوا جس کو نظر آتا نہیں
حرص زر کے واسطے فتنہ گری جمہوریت
جس طرح اشتراکیت کی موت سرزد ہو گئی
اپنے ہاتھوں سے مری یہ بس مری جمہوریت
بات کر حق کی سدا حالات ہیں گو مختلف
گمرہی کی ہے یہ حدِّ آخری جمہوریت
دامن یزداں سے جس کا دور کا رشتہ نہیں
بندۂ پرکار کی ہے رہبری جمہوریت
جھوٹ ہے ہر بات جسکی، جس کے سب دعوے غلط
دورِ حاضر میں نوائے قیصری جمہوریت
کس قدر بربادیاں اس کے جلو میں جلوہ گر
ہاتھ میں "نیرو" کے ہے یہ بانسری جمہوریت
یہ کھلی سازش ہے اک دینِ محمد کے خلاف
دانش افرنگ کی جادو گری جمہوریت
اک عذابِ جان ہے محنت کشوں کے واسطے
اہل زر کے واسطے "رحمت بھری" جمہوریت
نیک و بد کے ساتھ جسکا ایک جیسا ہے سلوک
اہرمن کے ہاتھ کی بازی گری جمہوریت
فتنہ ہائے عہد حاضر اس کے قدموں سے اٹھے
رہ روی کے نام پر بے رہروی جمہوریت
خالد و اقبال دونوں متفق اس بات پر
زر پرستوں کی ہے جنگ زر گری جمہوریت